رشتہ کے وقت لڑکی والوں کا پیسوں کی ڈیمانڈ کرنا کیسا؟

مجیب: مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2015

تاریخ اجراء: 04ربیع الآخر1446ھ/08اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

لڑکی کا رشتہ لیتے وقت لڑکی والوں کی طرف سے اگر پیسوں کی ڈیمانڈ ہو، تو کیا دولہے والے پیسے دے سکتے ہیں لڑکی والوں کو؟ یہ جائز ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

رشتہ دینے کے عوض رقم کا مطالبہ کرنا اور اس رقم کے بدلے رشتہ دینا ناجائز و حرام ہے کہ یہ رشوت ہے اور رشوت کا لین دین کرنا حرام و گناہ ہے۔ ایسی رقم و واپس کرنا ضروری ہے۔

بحرالرائق میں ہے: ”لو خطب امرأة فی بیت اخیها فابی الاخ الا ان یدفع الیه دراهم فدفع ثم تزوجها کان للزوج ان یسترد مادفع له“ یعنی اگر آدمی نے ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا جو اپنے بھائی کے گھر ہے، بھائی اسی صورت میں بہن کا نکاح اس سے کرنے پر راضی تھا کہ وہ اس کو دراہم دے، آدمی نے دراہم دے دئے اور لڑکی سے نکاح کرلیا، تو شوہر کو دئے ہوئے دراہم واپس لینے کا اختیار ہے۔ (البحرالرائق، جلد3، صفحہ324، مطبوعہ کوئٹہ)

اس پر علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ای قائما او هالکا لانه رشوة“ یعنی دیا ہوا مال باقی ہو خواہ ختم ہو چکا ہو بہر صورت آدمی کو واپس لینے کا اختیار ہو گا کہ یہ رشوت ہے۔ (منحۃ الخالق علی البحر، جلد3، صفحہ324، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوٰی خیریہ میں ہے: ”سئل فی امرأة ابی اقاربها ان یزوجوها الا ان یدفع لهم الزوج کذا فوعدهم به هل یلزم ام لا اجاب لا یلزم ولو دفع فله ان یأخذه قائما او هالکا لانه رشوة“ یعنی ایک ایسی عورت کے متعلق سوال ہوا جس کے رشتہ دار اس عورت کا نکاح صرف اس صورت میں کروانے پر راضی ہوتے ہیں کہ شوہر ان کو مخصوص رقم دے، پس شوہر نے انہیں مطلوبہ رقم دینے کا وعدہ کرلیا تو شوہر پر وہ رقم دینا لازم ہے یا نہیں؟ جواب

ارشاد فرمایا کہ شوہر پر یہ رقم لازم نہ ہوگی، اور اگر اس نے دے دی تو اسے واپس لینے کا اختیار ہے خواہ رقم باقی ہو یا ختم ہو چکی ہو کیونکہ یہ رشوت ہے۔(فتاویٰ خیریہ، جلد1، صفحہ28، مطبوعہ بولاق مصر)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر وُہ روپیہ دینے والا اس لئے دیتا ہے کہ اس کے لالچ سے میرے ساتھ نکاح کر دیں جب تو وہ رشوت ہے اس کا دینا لینا سب ناجائز و حرام۔ یُوں ہی اگر اولیائے عورت نے کہا کہ اتنا روپیہ ہمیں دے تو تجھ سے نکاح کر دیں گے ورنہ نہیں جیسا کہ بعض دہقانی جاہلوں میں کفار ہنود سے سیکھ کر رائج ہے تو یہ بھی رشوت و حرام ہے۔“(فتاویٰ رضویہ۔ملتقطاً، جلد12، صفحہ284، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی بغیر لیے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔“(بہار شریعت، جلد2، صفحہ79، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم